33862-اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی بیوی کے ساتھ معاملات کرنا

سوال

سورۃ المائدہ کی وہ آیت میں جس میں یھود ونصاری کواولیاء ودوست بنانے کی حرمت بیان کی گئی ہے ، کیا اس کا معنی یہ ہے کہ ہم انہیں دوست اور حمایتی بھی نہ بنائيں ؟

کیونکہ بعض کا یہ کہنا ہے کہ : کہ آیت میں صرف مدد وتعاون کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے ، لیکن قرآن مجید کے انگلش ترجمہ میں اس کا معنی دوستی کیا گیا ہے ، توپھر ہم غیر مسلم بیوی سے کس طرح محبت کرسکتے اوراس سے شریعت اسلامیہ کے مطابق کس طرح معاملات کرینگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

یھود ونصاری اوردوسرے کفار کے ساتھ معاملات کرنے میں شریعت اسلامیہ نے کچھ قواعد وضوابط اورقانون وضع کیے ہیں ان میں کچھ کو ہم ذیل میں آپ کے سامنے بیان کرتے ہیں :

اول :

کافر کے ساتھ مباح اموراورمعاملات میں بات چیت کی جاسکتی ہے ۔

دوم :

کافرکودوست اورولی نہیں بنایا جاسکتا ، کافرکودوست اورولی بنانے کی کئي ایک شکلیں اورصورتیں ہیں جن میں سے چندایک یہ ہیں :

ان سے مانوس ہوکران میں گھل مل جانا اوران کے ساتھ رہنا ، یا پھر انہیں دوست بنانا اوراپنے دلی دوست بنانا ، یا مومنوں کے مقابلہ میں کافروں کوترجیح دینا اورانہیں مقدم رکھنا ، یا ان سے محبت والفت رکھنا ، وغیرہ ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اللہ تعالی اورروزقیامت پرایمان رکھنے والوں کوآپ اللہ تعالی اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگزنہیں پائيں گے ، اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یاان کے بھائی یا ان کا کنبہ وقبیلہ کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں }.المجادلۃ (22) ۔

سوم :

خرید وفروخت اورقرض وغیرہ کے معاملات کفار سے کیے جاسکتے ہیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ سے اسلحہ عاریتا حاصل کیا تھا ، اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ یھودیوں سے غلہ خریدا تھا ۔

اوراہل کتاب میں سے جو بیوی ہواس کے ساتھ معاملات کرنے بھی صحیح ہیں، اس کے بارہ میں اللہ تعالی نے ہمیں کچھ اس طرح فرمایا ہے :

{جن لوگوں نے تم سے دین کے بارہ میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ حسن سلوک، احسان اور منصفانہ طور پر بھلے برتاؤ کرنے میں اللہ تعالی تمہیں منع نہیں کرتا، بلکہ اللہ تعالی توانصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے}.الممتحنۃ(8) ۔

تواس طرح اہل کتاب میں سے جو بیوی ہواس کے ساتھ عدل انصاف اوراحسان کرنا جائز ہوا، اوراس میں کوئی حرج والی بات نہیں، اورنہ ہی یہ موالاۃ اوردوستی میں شمار ہوتی ہے ۔

کاسانی رحمہ اللہ تعالی نے بدائع الصنائع (270/2) میں کہا ہے :

مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مشرکہ عورت سے شادی کرے اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اورمشرک عورتوں سے اس وقت تک شادی نہ کرو جب تک کہ وہ مومن نہ بن جائیں}. ۔

اورکتابیہ عورت یعنی اہل کتاب یھودونصاری کی عورت سے شادی کرنا جائز ہے، اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اورجولوگ تم سے پہلے کتاب دیے گئے ہیں ان کی پاکدامن عورتیں بھی حلال ہیں، جب کہ تم ان کے مہرادا کرو، اس طرح کہ تم ان کے باقاعدہ نکاح کرو}.المائدۃ(5) ۔

فرق یہ ہے کہ اصل میں توکافرہ عورت سے مسلمان کا نکاح کرنا جائز نہیں، کیونکہ کافرہ عورت سے شادی اوراس کے ساتھ مخالطہ میں باوجوداس کے دونوں کے مابین دینی دشمنی پائی جاتی ہے محبت ومودت اورسکون نہیں پایا جائے گا جوکہ نکاح کے مقاصد میں شامل ہے ۔

صرف اہل کتاب کی عورت سے اس کے اسلام لانے کی امید پر شادی کرنی جائز قراردی گئی ہے، اس لیے کہ وہ اجمالی طورپر پہلے انبیاء اورکتابوں پر ایمان رکھتی ہے، اورصرف اس کا ایمان تفصیلی بنا پر صحیح نہیں اس بنا پر کہ اسے خلاف حقیقت بتایا گیا ہے اورظاہر یہ ہوتا ہے کہ جب بھی اسے معاملے کی حقیقت کے بارہ میں بتایا جائے تووہ اس پر متنبہ ہوگی ۔

اس کی حالت سے تو یہی ظاہر ہوا ہے جس پر اس کے معاملہ کی بنیاد ہے اوراس کی بنیاد خواہشات اور طبعیت پر نہیں، اورخاوند اسے اسلام کی دعوت دے گا اوراسے حقیقت حال کا بھی بتائے گا تواس کا مسلمان کے نکاح ہونے کا فائدہ یہ ہوا کہ اس کے اسلام لانے کی امید ہوگی تواس اچھے اوربہتر انجام کی بنا پراس سے مسلمان کا نکاح جائز ہوا ۔

مشرک عورت کے خلاف کیونکہ اس نے اللہ تعالی کے ساتھ شرک خوداختیار کیا ہے اوراس کا انبیاء اوررسل پر ایمان بھی نہیں جوکہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دلیل اور حجت کومد نظر نہیں رکھتی، اورنہ ہی دعوت وتبلیغ کے وقت اس کی طرف متوجہ ہی ہوتی ہے، بلکہ وہ اپنے اباء واجداد کی تقلید اوراپنے نفس کی خواہش پر جمی رہتی ہے ۔

تواس طرح کافرہ اورمشرکہ عورت سے شادی کرنا اس بہت اوراچھے انجام سے خالی ہے اوراس کے ساتھ ساتھ ان میں دینی دشمنی بھی پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے محبت ومودت بھی قائم نہیں ہوگی تواس لیے ان کا آپس میں نکاح کرنا جائز نہیں ۔ اھ کچھ کمی بیشی کے ساتھ ۔

اوراپنی کتاب "حاشیۃ العدوی (273/1) میں کچھ اس طرح رقمطراز ہیں :

یہ قول (اورہم اسے چھوڑتے ہیں جوتیرے ساتھ کفر کا ارتکاب کرتا ہے) یعنی ہم تیری علاوہ کسی اورکی عبادت کرنے والے سے محبت نہیں کرتے، اورنہ ہی اس کی دین سے محبت کرتے اورنہ ہی اس کی طرف مائل ہی ہوتے ہیں ۔

اوریہ کتابی عورت سے نکاح کرنے میں معارض اورمخالفت نہیں کیونکہ کتابی عورت سے شادی کرنے میں اس کا میلان ہے اوراس سے نکاح معاملات میں سے ہے ، اورمراددین سے بغض ہے ۔ اھ۔

آپ مزید تفصیل اورفائدہ کے لیے سوال نمبر (34559) اورسوال نمبر (11793) اور (10342) اور (26721) اورسوال نمبر (23325) کا بھی مراجعہ کریں ۔

واللہ اعلم.